© rasailojaraid.com

لشکرِ طاغوت کے جشنِ ظفر کے درمیاں — دیکھ کر سڑتی ہوئی انسانیت کی سخت لاش
جب فضاؤں سے گذرتے تھے ملایک نوحہ خواں — اپنے سینہ میں لئے اندوہ سے دل پاش پاش

لے کے آتے تھے بدی کی شب میں شوقِ صبحِ خیر — نیّرِ تاباں، حسیں تاروں کے جھرمٹ، ماہتاب
اور حسیں انسانیت کی صبح تو دیکھے بغیر — روز چھپ جاتے تھے اپنے وقت پر حسرت مآب

وقت چلتا ہی رہا تکتا ہوئے سوئے فلک — شیطنت کے ہاتھ سے روحوں کا خوں ہوتا رہا
کھا گئے عقلِ بشر نفس و جبلّت بے جھجک — رات دن باطل کا اندھیارا فزوں ہوتا رہا

سجدہ کرتے کرتے سنگ و خشت کے اصنام کو — ٹھوس بے حس ہو گئی تھی روح مثلِ سنگ و خشت
بھول کر اپنے رسولوں کے حسیں پیغام کو — لڑ رہی تھیں امّتیں آپس میں گمراہی کی جنگ

کفر پر آخر فنا کی کپکپی طاری ہوئی — لطفِ حق نازل ہوا بھٹکے ہوئے انسان پر
اس طلوعِ نیّرِ اعظم کی تیاری ہوئی — جس کی کرنوں کو چمکنا تھا رُخِ فاران پر

ہر طرف ہونے لگی بارش الوہی نور کی — ہو گیا شاداں عرب کا ریگزارِ تشنہ کام
اور روشن ہو گئی دنیا قریب و دور کی — آپؐ آئے اور بدل کر رکھ دئے باطل نظام

کر دیا انساں کو جنّ و ملایک کا امام
السّلام اے رہنمائے روحِ آدم السّلام

مادیت ہے امیرِ گردشِ ایّام پھر — آج پھر اس نے فروغِ روح کو دھندلا دیا
لوٹ آئے کفر کے تاریک صبح و شام پھر — جیسے اپنے آپ کو تاریخ نے دُہرا دیا

منتظر ہیں لطفِ حق کے آپ کے بیکس غلام
السّلام اے رہنمائے روحِ آدم السّلام

(شمس نوید)

© rasailojaraid.com